جلد ۴۸/۱۳ ۵ نبوت ۱۳۳۸ ہش ۵ نومبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۶۱

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل اعصابی بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے

—— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ——

ربوہ ۴ نومبر بوقت پونے دس بجے صبح

کل حضور کو اعصابی بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت پونے دس بجے صبح۔ ربوہ ۴ نومبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت } ربوہ ۴ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل دن بھر بہتر رہی۔ رات درد کی تکلیف زیادہ ہوگئی۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

تعلیم الاسلام کالج نے باسکٹ بال زونل چیمپئن شپ جیت لی

ربوہ ۴ نومبر۔ کل مورخہ ۳ نومبر کو تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال گراؤنڈ میں بورڈ کا زونل فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج اور گورنمنٹ کالج سرگودھا کے درمیان شام تین بجے کھیلا گیا۔ دونوں ٹیموں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ تعلیم الاسلام کالج کا سکور ۲۹ اور گورنمنٹ کالج کا سکور ۲۴ رہا۔ شائقین حضرات کی کثیر تعداد نے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

سرگودھا کے کھلاڑی جیمز اور تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے سلطان احمد شرلی (کیپٹن) سعید احمد چوہدری (سیکرٹری) محمد خالد اور امین نے نہایت عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔

اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانیاں پیش کرنیکے ایمان افروز نمونے

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان پر پہلے دن کی شام تک ۵۹۵۰۰ روپے کے وعدے

قسط اوّل

یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو جونہی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اعلان تحریک جدید کے وکیل اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر پڑھ کر سنایا تو مخلصین کے چہروں پر مسرت و انبساط کی لہر دوڑ گئی۔ اور ان کا جوش ایمان ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں نظر آیا۔ بعض مجاہدین کے حسب ذیل عملی نمونے قابل ذکر ہیں۔

سب سے زیادہ قابل رشک نمونہ خود ہمارے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہے کہ حضور نے گزشتہ سال کی نسبت ۱۲۳ روپے کے اضافہ کے ساتھ حسب ذیل تفصیل کے مطابق نئے سال کا وعدہ ارسال فرمایا ہے۔

منجانب خود	۳۳۵۶ روپے
منجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۳۳۰۵ ”
” حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۳۳۰۵ ”
” حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا	۳۰۵ ”
” حضرت سیدہ ام ناصر مرحومہ	۱۲۲ ”
” ” ” ام طاہر مرحومہ	۲۵۲ ”
منجانب سیدہ امۃ الودود مرحومہ	۲۰۵ روپے
” حضرت سیدہ امۃ الحی مرحومہ	۷۶ ”
” ” ” سارہ بیگم مرحومہ	۷۶ ”
دس نادار احمدیوں کی طرف سے	۲۰۵ روپے ”
صداقت کے لئے تڑپنے والی روحوں کیلئے	۱۱۶ ”
کل میزان =	۱۱,۲۲۳ روپے

۲۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی طرف سے حسب ذیل وعدے موصول ہوئے۔

(۱) حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین	۱۲۴ روپے
(۲) حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ منجانب عزیز شعیب احمد	۶ ”
(۳) صاحبزادی امۃ المتین بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین	۴۳ ”
(۴) سید میر محمود احمد صاحب ناصر	۲۷ ”
(۵) حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب لاہور	۱۰۰۰ ”

حضرت نواب صاحب موصوف کے وعدہ کی رقم درج کرتے ہوئے ان کی ایک نہایت ہی بروقت اور مخلصانہ تحریک کا ذکر بھی ضروری ہے گزشتہ سال آپ کا وعدہ ۵۰۷ روپیہ کا تھا نئے سال کے لئے آپ تحریر فرماتے ہیں:-

”حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کے پیش نظر ایک ہزار کا وعدہ کرتا ہوں۔ میرے نزدیک اس سال جماعت کو زیادہ قربانی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تاکہ حضور کو تحریک جدید کے اخراجات کی طرف سے اطمینان حاصل رہے اور حضور بیماری کی حالت میں پریشانی نہ اٹھائیں۔ اور جماعت کی تبلیغی کوششوں سے مطمئن رہیں۔“

(۶) میر سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ	۲۱۷ روپے
(۷) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	۱۱۰ ”
(۸) صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب	۱۰/۴ ”
(۹) مکرم پیر معین الدین صاحب مع فیملی (وعدہ کے ساتھ ہی رقم نقد ادا فرما دی گئی ہے)	۲۳۰/۸ ”

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے وعدہ کی تفصیل کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ حضور نے مرحومین کو ایصال ثواب کی خاطر مرحومین کی طرف سے بھی وعدے تحریر فرمائے ہیں۔ جملہ احباب جماعت

(باقی صفحہ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۵۹ء

انصار اللہ کا کامیاب اجتماع

مجلس انصار اللہ کا اجتماع دو دن منعقد رہ کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ مجلس انصار اللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ادھیڑ اور معمر احباب کے لئے قائم کی ہے۔ جس طرح مجلس اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ علی الترتیب بچوں نوجوانوں اور خواتین کی علیحدہ تنظیمیں ہیں۔ اسی طرح مجلس انصار اللہ معمر احباب کی علیحدہ تنظیم ہے۔ یہ علیحدہ تنظیمیں عمر کے لحاظ سے ہیں۔ ورنہ تینوں تنظیموں کی غرض و غایت ایک ہے یعنی جماعت کی تعلیم و تربیت کیونکہ عمر کا فرق خود تقاضا کرتا ہے کہ تینوں درجوں کی تعلیم و تربیت ان کی عمر کے لحاظ سے اپنے اپنے مخصوص حالات اور ضروریات کے مطابق ہونی چاہیئے۔

جہاں تک مجلس انصار اللہ کا تعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے ارکان معمر اور تجربہ کار احباب ہیں۔ جو بڑی حد تک ساری قوم کی تعلیم و تربیت کے ذمہ دار ہیں۔ اس لئے ان کی تعلیم و تربیت کا انداز اطفال اور نوجوانوں کی نسبت ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ وہ خاص طور پر دوسروں کے لئے نمونہ کا کام دیں اور اطفال اور خدام کے لئے بھی مثال بن سکیں۔ اس لحاظ سے مجلس انصار اللہ کا کام خاص طور پر دو اہم پہلوؤں کا مجموعہ ہے۔ ایک اپنی تعلیم و تربیت دوسرے وہ تعلیم و تربیت اس رنگ میں ہو کہ وہ اپنے چھوٹے اور بڑے بچوں بلکہ اپنی خواتین کی تعلیم و تربیت بھی باحسن طریق کر سکیں۔ اس دوگونہ پہلو کی وجہ سے مجلس انصار اللہ کا کام زیادہ توجہ اور زیادہ محنت کا طالب ہے۔ کیونکہ انصار ایک ایسے اونچے مقام پر ہیں۔ جہاں سے وہ دوسروں کو دیکھتے اور دوسروں کی نظروں کا مرجع بنتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان میں خدانخواستہ اگر کوئی خامی ہوتی ہے تو اس کا اثر ان کی اپنی ذات تک محدود نہیں رہتا۔ بلکہ بچوں جوانوں اور خواتین پر بھی پڑتا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ صلعم کی حدیث میں کہا گیا ہے کہ المومن مراۃ المومن۔ یعنی مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس حدیث کا اطلاق اگرچہ عام ہے۔ تاہم معمر احباب پر اس کا اطلاق خاص طور پر ہوتا ہے۔ شیخ سعدی نے کہا ہے کہ بزرگی بعقل است نہ بہ سال اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر کم عمر معمر آدمی سے زیادہ بزرگ ہوتا ہے بلکہ یہ مثال ظاہر کرتی ہے کہ جو شخص اپنی عمر کا زیادہ حصہ تجربہ اور مشاہدہ میں گذار چکا ہے۔ قاعدہ کے مطابق وہ بزرگ تر ہونا چاہیئے لیکن اگر اس نے اپنے بال دھوپ میں سفید کئے ہوں اور لمبے تجربہ سے عقل نہ سیکھی ہو تو اس سے ایک نوجوان بہتر ہے۔ جس کی عقل بہتر ہو۔

اس طرح شیخ سعدی کا قول مہمیز ہے معمر لوگوں کے لئے تاکہ انہیں اپنے مقام سے آگاہ کیا جائے۔ اور انہیں سمجھایا جائے کہ اگر آپ نے اپنی عمر کا فائدہ نہیں اٹھایا اور بچوں اور نوجوانوں کی نسبت تجربہ اور مشاہدہ سے زیادہ علم و عقل کا متاع جمع نہیں کیا۔ تو گویا آپ نے اپنی عمر ضائع کر دی۔ اور یہ افسوس کی بات ہے۔ کہ نوجوان بزرگی میں آپ سے سبقت لے جائیں۔ لہٰذا اس بات سے یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم نے تعلیم و تربیت حاصل کرنے میں پیچھے غفلت برتی ہے۔ تو اب ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور اپنی عمر کا بقیہ حصہ اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں گزاریں۔ اور زیادہ محنت اور توجہ سے اس کمی کو پورا کریں۔ جو غفلت کی وجہ سے ہم میں رہ گئی ہے۔ تاکہ عمر کے لحاظ سے جو مقام ہمیں ملنا چاہیئے۔ اسکو حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند صحابہ موجود ہیں۔ جو ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ مگر مجلس انصار اللہ میں اب اکثریت تابعین کی ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لئے نمونہ کا کام دیتے ہیں۔ یہ ایک قدرتی اصول ہے کہ منبع سے جو نزدیک ہوتے ہیں۔ وہ زیادہ فیوض کے حامل ہوتے ہیں۔ اسلئے ہمیں موجودہ صحابہ اور تابعین کے وجود کو نہایت غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ مجلس انصار کے اجتماع کا ایک یہ بھی مقصد ہے کہ ایسے وجودوں سے فیض حاصل کیا جائے جنہوں نے براہ راست سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فیض حاصل کیا ہے یا جنہوں نے صحابہ سے فیض حاصل کیا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

ہر احمدی کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو جانا چاہیئے

تحریک جدید سال ۲۶/۱۲ کے آغاز کا اعلان جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے انصار اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر فرمایا، آپ کی نظر سے گذر چکا ہوگا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی گذشتہ روایت کے مطابق پیش قدمی فرماتے ہوئے اپنا عطیہ گذشتہ سال سے زیادتی کے ساتھ گیارہ ہزار دو سو تئیس روپے (-/۱۱۲۲۳) عنایت فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ قابل تقلید نمونہ تمام جماعت کو دعوت دے رہا ہے۔ کہ آگے بڑھو اور خدا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ کی راہ میں اپنے اموال کو پیش کر دو۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے :-

"اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنے زیادہ تمہیں ملے گا۔ اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائیگی۔ جس کے متعلق تمہارا فرض ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو تاکہ دنیا کے چپہ چپہ پر مبلغ بھیجے جا سکیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں آپ کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہوگی۔ مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں۔"

تحریک جدید نام ہے اس مالی جہاد کا جس کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ مقدر ہے تحریک جدید نام ہے اس قربانی کا جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی بادشاہت دوبارہ دنیا میں قائم ہوگی۔ پس ہر احمدی جو اپنے دل میں اسلام اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کے لئے ذرا بھی درد رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اس دنیا سے دل نہ لگائے اور اپنے اموال کو بے دھڑک خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دے۔ احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سالہا سال سے ایسی قربانی کرتے چلے آئے ہیں۔ ان کے پیارے امام کا مقدس نمونہ ان کے سامنے ہے۔ ان کا امام یہ چاہتا ہے۔ کہ جلد سے جلد وہ دن قریب آ جائے۔ جب ہم اسلام کے جھنڈے کو ساری دنیا کے جھنڈوں سے بلند اور اسلام کو تمام دنیا کے مذاہب پر غالب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو سب نبیوں سے بالا رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

"اب تحریک جدید کے نئے سال کا وقت آگیا ہے۔ ہماری جماعت کا چندہ پہلے سے ہزاروں گنا بڑھ جانا چاہیئے۔ اور اگر آپ ہمت کریں اور تبلیغ کریں تو یقیناً بڑھ جائے گا۔ اگر پہلے ایک لاکھ ہوتا تھا۔ تو اب کروڑ ہونا چاہیئے۔ پس میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ آئندہ سال تحریک کے لئے اپنے وعدے لکھوائیں۔ اور اپنے شہروں میں جا کر تمام احمدیوں سے لکھوائیں تاکہ تحریک کا چندہ نہ صرف کروڑ بلکہ کروڑوں ہو جائے۔ خدا تعالیٰ آپ کے مالوں میں برکت دے گا۔ اور جماعت کو بھی بڑھائے گا۔ کیونکہ روپیہ بھی خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور طاقتیں بھی خدا تعالیٰ کے پاس ہیں۔"

ہم ہر احمدی سے اپیل کرتے ہیں کہ اس نازک وقت میں اپنے پیارے امام کی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اموال کو تبلیغ اسلام کے لئے پیش کر دے۔ اگر آپ تحریک جدید میں شامل ہیں۔ تو اپنے وعدہ کو اضافہ کے ساتھ فوری طور پر لکھوائیں اور اگر کسی وجہ سے اب تک اس سعادت سے محروم ہیں۔ تو آج ہی شامل ہو جائیے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے کام تو بہرحال ہو جائیں گے۔ مگر مبارک ہیں وہ جو اس سعادت سے حصہ پاتے ہیں۔

وکیل المال اوّل

درخواست دعا

مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر کی بڑی صاحبزادی شدید بیمار ہے اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد شفیع رنو شہروی) دارالرحمت ربوہ

عالمی امن کی پائیدار بنیاد صرف اسلام ہی قائم کر سکتا ہے

(از قلم پروفیسر ملک مسعود احمد صاحب ایم-اے ڈیرہ غازیخان)

موجودہ زمانہ میں دنیا فی الواقعہ ظهر الفساد فی البرّ والبحر کا نمونہ بنی ہوئی ہے۔ دنیا کے کسی گوشے میں بھی امن و سکون نہیں ہے۔ گزشتہ عالمگیر جنگ کے خاتمہ کے بعد بڑی طاقتیں دو گروہوں میں بٹ گئیں۔ اور ان کے درمیان اس وقت سے سرد جنگ (cold war) شروع ہو گئی۔ جو دن بدن بڑھتی چلی گئی۔ ایک گروہ کی نمائندگی امریکہ کرتا ہے۔ اور دوسرے گروہ کی نمائندگی روس کرتا ہے۔ ان دونوں یعنے مغرب اور روس کے مابین نظریاتی اختلافات کی بنا پر کشیدگی بڑھتی ہی چلی گئی۔ جنگ کے بعد دونوں طرف سے کوشش اس امر پر مرکوز کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ ہلاکت آفرین آلات حرب ایجاد کئے جائیں۔ چنانچہ ایٹم بم تو پہلے وجود میں آچکا تھا۔ اس کے بعد ہائیڈروجن بم وغیرہ ایجاد ہوئے جن سے بنی نوع انسان کے خاتمہ کی صورت اب آسان ہو گئی ہے۔

برطانیہ کے عظیم فلاسفر اور مفکر برٹرینڈرسل نے ایک کتاب بعنوان Common Sense and Nuclear Warfare لکھی ہے۔ جس میں بڑے دکھ کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگر اب عالمی جنگ شروع ہوئی تو اس میں نہ تو مغرب کی فتح ہوگی۔ اور نہ مشرق یعنے روس کی۔ بلکہ دنیا کی آبادی کی عظیم اکثریت لقمۂ اجل بن جائے گی۔ رسل نے دونوں بلاکوں کو اس بات کا مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ جوہری جنگ سے اجتناب کریں۔ کیونکہ یہ ساری دنیا کے لئے تباہی و بربادی کا پیغام ہوگا۔ پھر بڑے ہی دکھ کے ساتھ انہوں نے خود ہی اس بات کا اظہار بھی ایک موقعہ پر کیا ہے کہ دونوں گروہوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ساری دنیا کے خاتمہ کو اپنے نقطۂ نگاہ سیاست (یعنی سرمایہ دارانہ نظام یا کمیونزم) کے ختم ہونے پر ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ جب ساری دنیا اور لوگ ہی ختم ہو گئے تو ان کا نظام (خواہ سرمایہ دارانہ نظام ہو یا کمیونزم نظام ہو) کیسے پھل پھول سکتا ہے مگر بقول رسل کے یہ لوگ اس درجہ تنگ نظر متعصب اور مخالف گروپ کے خلاف نفرت کے شدید جذبات رکھتے ہیں کہ دشمن کی فتح انہیں قبول نہیں ہو سکتی۔ اور اسکے مقابلہ میں دنیا کے نیست و نابود ہونے کو وہ کمتر درجے کی برائی خیال کرتے ہیں یعنے دشمن نہ جیتے خواہ دنیا ہلاکت کے گڑھے میں جا پڑے۔

برٹرینڈرسل نے جوہری جنگ کے امکان کو ختم کرنے کے لئے باہمی تعاون اور سرمایہ دارانہ نظام اور کمیونزم کے درمیان رواداری کے جذبات پیدا کرنے پر زور دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ تبدیلی صرف تعلیم سے عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ رسل نے تو دیانتداری اور دلسوزی سے جو باتیں وہ کہنا چاہتے تھے اپنی کتاب میں لکھ دیں جنہیں وہ دنیا میں فساد کو روکنے کے لئے ضروری خیال کرتے تھے کہ دو گروہوں کے درمیان جنگ ہونے سے ساری انسانیت کا صفایا ہو جائے گا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا موجودہ حالات میں اور موجودہ بے یقینی کی فضا میں ایسا ہونا ممکن بھی ہے اگر غیر جانبداری کی نظر سے موجودہ سرد جنگ اور اعصابی جنگ کا جائزہ لیا جائے۔ تو سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کہ دنیا کی بڑی طاقتیں کبھی بھی اپنے مادی نظریوں کی بنیاد پر بین الاقوامی سطح پر کوئی پائیدار امن قائم نہیں کر سکتیں۔ بظاہر وہ ایک دوسرے کے ساتھ خیر سگالی اور تعاون کی لاکھ باتیں کریں۔ لیکن ان کے دلوں میں نفرت اور ایک دوسرے کے خلاف تعصب اور عدم اعتماد کے جو جذبات کارفرما ہیں ان کی موجودگی میں یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا کبھی امن و سکون سے ہمکنار نہیں ہو سکتی بلکہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا۔ لالچ اور حرص اور زیادہ سے زیادہ اقتدار حاصل کرنے کی خواہش میں دونوں طاقتیں بجائے معاملات کو سلجھانے کے اور بھی الجھاتی چلی جائیں گی۔

ہاں پائیدار اور مستحکم بنیادوں پر (منافقانہ طور پر نہیں) امن صرف اسی طرح قائم ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کی یہ بڑی طاقتیں ایک اخلاقی ضابطے کو تسلیم کر لیں۔ اور وہ صرف اسلام ہی ہے جس کے بغیر حصول امن کی تمام کوششیں بے کار جائیں گی۔ اسلام ایک ایسا مصفّا اور شاندار اخلاقی نظام اور مکمل ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے کہ اس کی بنیادوں پر عالمی امن قائم ہو سکتا ہے۔

اسلام کی تعلیمات میں توحید کو بہت ہی اہم مقام حاصل ہے۔ یہ عقیدہ کہ خدا ایک ہے اور ہم سب اس کی مخلوق ہیں۔ کالے گورے سب اس کی نظر میں برابر ہیں۔ کسی کو اس کے نزدیک سوائے تقوےٰ کے امتیازی درجہ دینے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک ایسا عقیدہ ہے کہ اخوت اور مساوات کے عالمگیر تصور کی بنیاد اسی عقیدہ سے پڑتی ہے۔ خرابی تو یہی ہے کہ روس خدا کا منکر ہے۔ اور مغربی طاقتیں تثلیث کی قائل ہیں۔ ان کے درمیان کوئی چیز قدر مشترک کے طور پر قائم نہیں۔ جو ان کے دلوں کو باہم مربوط کر سکے۔ صرف توحید کے تصور سے ہی ان کے دلوں میں یگانگت اور موانست پیدا ہو سکتی ہے جب اس قسم کے خیالات سے یہ سرشار ہوں گے تو بدامنی پیدا کرنے کا خیال بھی ان کے دلوں میں پیدا نہیں ہوگا۔

اسلام کا تصور اِلٰہ اس قدر مکمل ہے کہ اس کی موجودگی میں محدود قومیت کا تصور ختم ہو جاتا ہے۔ اسلام کا خدا صرف ایک قوم یا ایک فرقے کا رب نہیں ہے بلکہ وہ رب العالمین یعنی تمام قوموں اور تمام گروہوں کی پالنہار ہے۔ اگر اس نظریہ کو مغربی اقوام اور روس اپنا لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ تنگ نظری محدود قومیت اور متعصبانہ نظریے خود بخود ختم نہ ہو جائیں۔ (باقی)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا اور تدبیر کا باہمی رشتہ

"سو یاد رکھنا چاہیے کہ انسانی طبائع کسی مصیبت کے وقت جس طرح تدبیر اور علاج کی طرف مشغول ہوتی ہیں ایسا ہی طبعی جوش سے دعا اور صدقہ اور خیرات کی طرف جھک جاتی ہیں۔ اگر دنیا کی تمام قوموں پر نظر ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کسی قوم کا کانشنس (ضمیر) اس متفق علیہا مسئلہ کے برخلاف ظاہر نہیں ہوا۔ پس یہی ایک روحانی دلیل اس بات پر ہے۔ کہ انسان کی شریعت باطنی نے بھی قدیم سے تمام قوموں کو یہی فتوےٰ دیا ہے کہ وہ دعا کو اسباب اور تدابیر سے الگ نہ کریں۔ بلکہ دعا کے ذریعہ سے تدابیر کو تلاش کریں۔ غرض دعا اور تدابیر انسانی فطرت کے دو طبعی تقاضے ہیں۔ کہ جو قدیم سے اور جب سے انسان پیدا ہوا ہے۔ دو حقیقی بھائیوں کی طرح انسانی فطرت کے خادم چلے آئے ہیں اور تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے۔ اور انسان کی سعادت اسی میں ہے۔ کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے، تا اس چشمۂ لازوال سے روشنی پا کر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں"۔ (مسیح موعود)

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ (ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مجلس انصار اللہ کے پانچویں کامیاب سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں نہایت ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۳۱ اکتوبر آج صبح ۸ بجے مجلس انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روحانی ماحول میں اپنی مخصوص شان کے ساتھ دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے ملحقہ میدان میں شروع ہوا۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی صدر مجلس انصار اللہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں انصار اللہ نے اپنا عہد دہرایا۔ جس کے بعد صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی۔

بعدہٗ زیر صدارت مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اجلاس اوّل کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال نے درثمین میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

درس قرآن مجید

سب سے پہلے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ درس میں آپ نے تربیت اولاد کے بارے میں قرآن پاک کی ہدایات پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں انصار اللہ کو ان کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ درس قرآن مجید کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جو ایک نہایت قیمتی اور زرّیں نصیحت پر مشتمل تھا۔

انصار اللہ کی اخلاقی ذمہ داریاں

بعدہٗ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "انصار اللہ کی اخلاقی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ انصار اللہ کا مقصد کیا ہے اور اس مقصد کو کس طرح پورا کیا جاسکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں کو انصار اللہ کے نام سے موسوم کیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دور اور برگشتہ ہو جانے والوں کو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف لانا ان کا مقصد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس لئے انصار اللہ قرار دیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کی اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ہم جو انصار اللہ کہلاتے ہیں ہمارا بھی یہی مقصد ہے کہ ہم دین کی مدد کریں اور اللہ تعالیٰ سے دور ہو جانے والوں کو پھر اس کے آستانہ پر لانے کی کوشش کریں۔ البتہ ایک فرق ضرور ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کے سامنے صرف بنی اسرائیل کی اصلاح تھی۔ لیکن ہم چونکہ اسلام کے پیرو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں اس لئے ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی اصلاح کا کام کیا ہے۔ یہ عظیم الشان مقصد اسی صورت میں پورا ہوسکتا ہے جبکہ ہم پہلے خود اعمال خیر اور ترک شر پر کاربند ہوں اور اپنی اولاد کو بھی اس پر کاربند رہنے کی تلقین کریں اور پھر خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے تمام ملکوں اور تمام قوموں تک پہنچا کر ان کی بھی اصلاح کریں تاکہ ساری دنیا نیکی اور تقویٰ پر قائم ہو جائے۔

مکرم مولانا شمس صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم پڑھ کر سنائی جس کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "فتح اسلام" میں سے مختلف ایمان افروز اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضور نے نہایت دردمندی کے ساتھ یہ نصیحت فرمائی ہے کہ ہمیشہ اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ رہنا چاہیئے۔

ذکر حبیب

بعد ازاں ذکر حبیب علیہ السلام کے موضوع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین بزرگ صحابیوں یعنی محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ محترم قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی اور محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے تقاریر فرمائیں اور حضور علیہ السلام کے بابرکت عہد کے روح پرور واقعات بیان فرمائے۔ تینوں تقریریں نہایت ایمان افروز واقعات پر مشتمل تھیں۔ جنہیں سنکر سامعین نے ایک خاص روحانی سرور محسوس کیا۔

بعد ازاں مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے کلام محمود میں سے ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی اور پھر مکرم کرنل ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے بڑھاپے میں صحت قائم رکھنے کے اصول کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

درس حدیث اور سالانہ رپورٹیں

مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے درس حدیث دیا۔ آپ نے مہمان نوازی کے متعلق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر نہایت عمدگی کے ساتھ روشنی ڈالی۔ بعد ازاں قائدین مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سالانہ رپورٹیں پیش کیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل قائد تعلیم۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نائب قائد خدمت خلق اور مکرم چوہدری فضل داد صاحب نائب قائد ورزش و صحت جسمانی نے اپنے اپنے شعبہ کی سالانہ رپورٹیں پڑھ کر سنائیں۔

مجلس شوریٰ

سالانہ رپورٹیں پڑھی جانے کے بعد مجلس شوریٰ انصار اللہ کا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب شروع ہوا۔ اجلاس سے قبل مکرم محمد شفیع صاحب نجیب آبادی اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے پنجابی زبان کی مشہور سہ حرفی کے چند اشعار پڑھ کر سنائے جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں لکھی تھی اور جسے حضور علیہ السلام کی مبارک مجلس میں بھی سنانے کی آپ کو سعادت نصیب ہوئی تھی۔

مجلس شوریٰ کی کارروائی کے آغاز میں سب سے پہلے قیادت مال کی تجویز نمبر ۱ زیر غور آئی جو یہ تھی:-

"آئندہ اشاعت لٹریچر کے لئے انصار سے ایک روپیہ فی کس سالانہ کی شرح سے چندہ وصول کیا جائے"

اس تجویز پر مکرم بابو شمس الدین صاحب پشاور۔ مکرم بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ۔ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب راولپنڈی اور مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک نے مختصراً اظہار خیال فرمایا۔ جس کے بعد رائے شماری کی گئی اور یہ تجویز متفقہ طور پر منظور ہو گئی۔

بعد ازاں بجٹ مجلس انصار اللہ برائے سال ۱۹۶۰ء زیر غور لایا گیا۔ اور بجٹ پر عام بحث شروع ہوئی۔ جس میں مکرم ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان۔ مکرم بابو قاسم دین صاحب سیالکوٹ اور مکرم میاں محمود احمد صاحب راولپنڈی نے حصہ لیا۔ اس ضمن میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف کتب کی اہمیت و عظمت۔ ان کے مطالعہ اور ان کی وسیع اشاعت کی ضرورت پر بڑے دل نشین انداز میں ایک جامع تقریر فرمائی جس کا خلاصہ انشاء اللہ تعالیٰ ... کے ساتھ بعد میں شائع کیا جائے گا۔

بجٹ پر عام بحث ابھی جاری تھی کہ کارروائی نماز ظہر و عصر اور طعام کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

(باقی)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۲۸ نومبر ۱۹۵۹ء

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ ایک دن کا پروگرام ہوگا جو صبح سے شروع ہوکر شام کو ختم کر دیا جائے گا۔ باہر کی لجنات بھی لڑکیوں کو بھجوانے کی کوشش کریں۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم (درثمین) کے مقابلوں کے علاوہ تقریری مقابلے بھی ہوں گے چھوٹے گروپ (۸ تا ۱۰ سال) کے لئے عنوان ہے "فرماں برداری" یا نماز اور بڑے گروپ (گیارہ تا پندرہ سال) کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض۔ یا پردہ کے موضوع مقرر کئے گئے ہیں۔

کھیلیں بھی ہوں گی اور جنرل معلومات کا امتحان بھی ہوگا۔ کامیاب ہونے والی بچیوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع کے ضروری کوائف

مجلس شوریٰ کے متعدد اجلاسوں میں تربیتی و تنظیمی امور سے متعلق اہم تجاویز پر غور

(۳)

اجتماع کے موقع پر خدام الاحمدیہ کی تیرھویں مجلس شوریٰ کا انعقاد بھی عمل میں آیا۔ جس میں تربیتی اور تنظیمی امور کے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔ شوریٰ میں پاکستان کے طول و عرض سے آئی ہوئی مجالس کے ۱۸۹ نمائندوں نے شرکت کی یاد رہے گذشتہ شوریٰ میں ۱۷۹ نمائندے شریک ہوئے تھے۔ امسال اجتماع کے ساتھ شوریٰ کے اجلاس بھی بفضلہ تعالےٰ زیادہ کامیاب اور بارونق رہے اللھم زد فزد۔

پہلا اجلاس

مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۵۹ء کو ۸ بجے شب زیر صدارت محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ جو راولپنڈی کے رشید احمد صاحب بھٹی نے کی۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی کہ اللہ تعالےٰ نمائندگان کی راہنمائی فرمائے۔ اور وہ اسی کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے صحیح مشورے دے سکیں اور ایسے فیصلوں پر پہنچیں جو تربیت اور تنظیمی امور سے متعلق مفید اور بابرکت ہوں۔

دعا کے بعد شوریٰ کی اصل کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے محترم نائب صدر کی ہدایت پر مجلس مرکزیہ کے معتمد مکرم جناب سید داؤد احمد صاحب نے وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں۔ جو ایجنڈے میں شامل کرنے کی غرض سے متعدد مجالس کی طرف سے موصول ہوئی تھیں۔ لیکن انہیں مختلف وجوہ کی بناء پر ایجنڈے میں شامل نہیں کیا گیا۔ . . . .

. . . .

. . . . بعد ازاں مکرم معتمد صاحب نے ۱۹۵۸ء کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات کی تعمیل سے متعلق رپورٹ پیش کی۔ آپ کے بعد مکرم ملک محمد رفیق صاحب مہتمم مال مجلس مرکزیہ نے اضافہ جات دورانِ سال کی رپورٹ نمائندگان کو پڑھ کر سنائی بعدہٗ مکرم معتمد صاحب نے ایجنڈا پیش کیا۔ جو شعبہ جات اعتماد، تعلیم، خدمتِ خلق اور مال سے متعلق آٹھ تجاویز پر مشتمل تھا اور اسی میں بجٹ بابت سال ۶۰-۱۹۵۹ء بھی شامل تھا

ازاں بعد مجلس شوریٰ کے ایجنڈے پر غور کر کے رپورٹ پیش کرنے کیلئے محترم نائب صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے نمائندگان کے مشورہ سے دو سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں۔

پہلی سب کمیٹی کے سپرد جس نے شعبہ جات اعتماد، تعلیم اور خدمت خلق سے متعلق پہلی چھ تجاویز پر رپورٹ پیش کرنا تھی۔ گیارہ ممبران کا تقرر عمل میں آیا۔ محترم نائب صدر صاحب نے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کو اس کا صدر اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر مہتمم تعلیم مجلس مرکزیہ کو اس سیکرٹری مقرر فرمایا۔ سب کمیٹی شعبہ مال کے لئے تیرہ ممبران تجویز ہوئے محترم نائب صدر صاحب کی ہدایت پر مکرم جناب عبدالغنی صاحب رشدی قائد راولپنڈی ڈویژن اور مکرم ملک محمد رفیق صاحب مہتمم مال مجلس مرکزیہ کو علی الترتیب اس کا صدر اور سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد شوریٰ کا اجلاس اگلے روز تک ملتوی کر دیا گیا۔ تاکہ اس عرصہ میں ایجنڈے پر غور کر کے سب کمیٹیاں اپنی رپورٹ مرتب کر سکیں۔

دوسرا اجلاس

مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس مورخہ ۲۴ر اکتوبر کی صبح کو محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلسِ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور اجتماعی دعا کے بعد حسب ہدایت محترم نائب صدر صاحب پہلے سب کمیٹی شعبۂ اعتماد کی رپورٹ پیش ہوئی۔ اس کمیٹی نے ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز نمبر ۱ تا نمبر ۶ کے متعلق اپنی سفارشات پیش کیں۔

تجویز نمبر ۱ میں جو معتمد صاحب مجلس مرکزیہ کی طرف سے تھی دستور اساسی میں مناسب ترامیم کی سفارش کرنے کی غرض سے ایک سب کمیٹی مقرر کرنے کیلئے کہا گیا تھا۔ کافی بحث و تمحیص کے بعد بالآخر محترم نائب صدر صاحب کی طرف سے پیشکردہ ترمیم کے مطابق اس بارے میں طے پایا کہ

"ایک سب کمیٹی بنادی جائے جو اکیس اراکین پر مشتمل ہو۔ اور یہ اراکین وہی ہوں جو مجلس شوریٰ نے ۱۹۵۷ء میں منظور کئے تھے۔ یہ سب کمیٹی دستور اساسی میں تراہیم کی سفارش تین ماہ کے اندر اندر کرے اور پھر ان سفارشات کو رسالہ خالد یا الفضل میں شائع کر کے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے آراء حاصل کی جائیں۔ جن کے لئے ایک ماہ کا عرصہ مقرر ہو۔ ایک ماہ کے بعد سب کمیٹی مجالس کی طرف سے آمدہ آراء پر پھر غور کرے اور دستور اساسی کو آخری شکل دے کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کرے"۔

تجویز نمبر ۲۔ اس میں خدام کے اندر اعلیٰ دینی قابلیت پیدا کرنے کی غرض سے مرکز کی طرف سے باقاعدہ ایک سکیم کے تحت سال بہ سال امتحان لینے اور بالآخر چند سالوں میں پورا کورس مکمل ہونے پر اس کے تمام امتحانوں میں کامیاب ہونے والے خدام کو معیاری سند دینے کی تجویز پیش کی گئی تھی اور کہا گیا تھا کہ دینی نصاب اور کورس کی تکمیل کے عرصہ کی تعیین کے لئے ایک تعلیمی بورڈ مقرر کیا جائے۔ کافی غور و فکر کے بعد سب کمیٹی کی سفارش کے بموجب اس تجویز کو ذیل کی ترمیم شدہ صورت میں منظور کیا گیا:۔

"ایک معیاری سند دینے کے لئے مرکز امتحان لیا کرے۔ جس میں خدام کی شمولیت طوعی ہو۔ اس امتحان کا مقصد یہ ہو کہ اعلیٰ دینی اور تبلیغی قابلیت پیدا کی جائے اس امتحان کے سلیبس اور عرصہ کورس کے طور پر سالوں کی تعیین کے لئے مرکز ایک تعلیمی بورڈ مقرر کرے اس امتحان میں کامیاب ہونے والے خدام کو ڈگری دی جائے"۔

تجویز نمبر ۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ہدایت کی روشنی میں ۱۹۵۰ء سے ہر مجلس میں مقامی طور پر مقررہ نصاب کا امتحان لینے کا طریق رائج ہے۔ تجویز نمبر ۳ میں جو مہتمم تعلیم مجلس مرکزیہ کی طرف سے تھی اس خیال کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہ شوریٰ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کرے کہ حضور حسب سابق مرکز کی طرف سے مقرر کردہ کورس کا امتحان مرکز کو لینے کی اجازت فرمائیں یعنی مرکز کی طرف سے کتب مقرر ہوں۔ اور مرکز ہی کی طرف سے امتحان بھی لیا جائے۔ اور سندات بھی مرکز ہی کی طرف سے دی جائیں۔ سب کمیٹی نے اس تجویز کو منظور نہ کرنے کی سفارش کی تھی۔ چنانچہ رائے شماری پر شوریٰ کی اکثریت اس تجویز کو منظور کرنے کے حق میں نہیں تھی۔ اس لئے یہ تجویز منظور نہیں ہوئی۔ اور امتحان کے سابقہ طریق کو ہی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا

تجویز نمبر ۴ اس کے تحت مجلس راولپنڈی نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ مجلس مرکزیہ ایسا پروگرام بنائے کہ خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب چالیس سال کی عمر تک پہنچنے سے قبل تین بار پڑھ لیں اس بارے میں سب کمیٹی کی سفارش اور اصل تجویز منظور نہ ہو سکی۔ اس کے بجائے کثرت رائے سے مکرم معتمد صاحب مرکزیہ کی حسب ذیل ترمیم منظور کر لی گئی:۔

"ایک کارڈ طبع کروایا جائے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے نام درج ہوں۔ اسی طرح سلسلہ کی بعض دیگر کتب کے نام بھی درج ہوں۔ اس کارڈ کا ہر خادم کے لئے رکھنا ضروری ہو۔ تمام مجالس میں شعبہ تعلیم کی طرف سے ممتحن مقرر ہوں۔ جو زبانی امتحان لے کر خادم کے کارڈ پر دستخط کر دیں اس طرح زبانی امتحان ہونے سے وقت کم لگے گا۔ اور زیادہ سے زیادہ خدام اس میں حصہ لے سکیں گے اور معین ریکارڈ بھی تیار ہوتا رہیگا"

تجویز نمبر ۵۔ مجلس حیدر آباد کی یہ تجویز ملازمت کے خواہشمند احباب کی فہرست مرتب کرنے علاقہ وار مجالس میں پیشوں سے متعلق مشاورتی کمیٹی مقرر کرنے اور نوجوانوں کو مختلف مقابلے کے امتحانوں اور ٹریننگ سکولوں اور وظائف وغیرہ کے بارہ میں راہنمائی کرنے سے متعلق تھی۔ لیکن چونکہ مجلس حیدر آباد کی طرف سے شوریٰ میں کوئی نمائندہ نہ آیا تھا۔ اسلئے حسب قواعد یہ تجویز پیش نہ ہو سکتی تھی۔ اس بارے میں فیصلہ ہوا کہ تجویز مناسب ہے لیکن اسے باضابطہ فیصلے کی شکل نہ دی جائے

تجویز نمبر ۶۔ اس کے تحت مجلس راولپنڈی نے گذشتہ سالوں میں خدمت خلق کی کارگزاری خصوصاً سیلاب زدگان کی امداد کی تفصیل پر مشتمل ایک باتصویر پمفلٹ شائع کرنے اور آئندہ ہر سال ایسے پمفلٹ کی اشاعت کا انتظام کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ اس بارے میں سب کمیٹی کی حسب ذیل سفارش کثرت رائے سے منظور کی گئی:۔

"مجلس عاملہ مرکزیہ کوشش کرے کہ سال میں ایک بار رسالہ خالد کا ایک نہایت شاندار نمبر شائع کیا کرے جس میں خدام الاحمدیہ کی خدمت خلق اور دیگر رفاہی مساعی کا خاص طور پر ذکر کیا جائے تاکہ مجالس میں مسابقت کی روح پیدا ہو۔ اس نمبر کا زائد مالی بار اشتہارات کے ذریعے پورا کیا جائے"۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

ربوہ میں منعقدہ ضلعی ٹورنامنٹ کا ساتواں اور آٹھواں دن

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ آج ڈسٹرکٹ فائنل کرکٹ میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور ساڈھورا مسلم ہائی سکول جھنگ کے درمیان ہوا۔ جس میں دونوں ٹیموں نے شام تک اپنی اپنی اننگ مکمل کرلیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ۹۰ اور ساڈھورا مسلم ہائی سکول نے ۸۹ رنز بنائیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بشیر احمد نے چار چوکے لگائے۔

والی بال فائنل: اسلامیہ ہائی سکول گھمیانہ اور ڈی بی ہائی سکول لالیاں کے درمیان والی بال کا فائنل میچ ہوا۔ جس میں اول الذکر نے تینوں کھیل جیت کر والی بال کا فائنل میچ جیت لیا۔

ایتھلیٹکس کے فائنل مقابلوں کے نتائج:۔

مقابلہ	پوزیشن	نام	سکول
۱۔ لمبی چھلانگ	اول	بشارت احمد	گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ
	دوم	غلام محمد	ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴
	سوم	امان اللہ	ٹی آئی ہائی سکول ربوہ۔
۲۔ ہاف سٹیپ اینڈ جمپ:۔	اول	بشارت احمد	گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ
	دوم	شوکت محمود	ساڈھورا ہائی سکول جھنگ
	سوم	ولایت شاہ	ایم بی ہائی سکول
۳۔ ۸۰۰ میٹر کی دوڑ:۔	اول	احتشام خاں	گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ
	دوم	محمد ہاشم خاں	ٹی آئی ہائی سکول ربوہ
	سوم	نواب خاں	اسلامیہ ہائی سکول جھنگ
۴۔ ۱۵۰۰ میٹر کی دوڑ:۔	اول	نواب خاں	اسلامیہ ہائی سکول جھنگ
	دوم	احتشام خاں	گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ
	سوم	محمد ہاشم خاں	ٹی آئی ہائی سکول ربوہ
۵۔ ہائی جمپ:۔	اول	بشارت احمد	گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ
	دوم	غلام جعفر	ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴۔
	سوم	اصغر علی	اسلامیہ ہائی سکول جھنگ۔
۶۔ جیولن تھرو:۔	اول	ولایت شاہ	ایم بی ہائی سکول جھنگ۔
	دوم	دلمیر خاں	ڈی۔بی ہائی سکول چک ۱۴
	سوم	رفیق ملک	ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

یکم نومبر:۔ کرکٹ کا فائنل میچ آج بھی جاری رہا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے اپنی دوسری اننگ میں ۷۱ رنز بنائیں۔ بعد میں ساڈھورا مسلم ہائی سکول کی ٹیم اپنی دوسری اننگ میں کل ۴۲ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ یوں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم ۳۷ رنز بنا کر جیت گئی۔ اس میچ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے نعیم احمد نے ۵۰ رنز بنا کر بہترین بیٹنگ کا مظاہرہ کیا اور محمد مستقیم نے HEAD TRICK کر کے اپنی ٹیم کے لئے کامیابی کو زیادہ شاندار بنایا۔

ایتھلیٹکس:۔

مقابلہ	پوزیشن	ٹیم
۱۔ ۸۰۰×۴ میٹر ریلے دوڑ	اول:۔ ٹیم	تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
	دوم:۔ ٹیم	اصلاح ہائی سکول چنیوٹ
	سوم:۔ ٹیم	اسلامیہ ہائی سکول جھنگ
۲۔ ۱۵۰۰×۴ میٹر ریلے دوڑ:۔	اول ٹیم	اسلامیہ ہائی سکول گھمیانہ
	دوم ٹیم	اصلاح ہائی سکول چنیوٹ
	سوم ٹیم	ٹی آئی ہائی سکول ربوہ
۳۔ ۴۴۰×۴ میٹر دوڑ:۔	اول ٹیم	اصلاح ہائی سکول چنیوٹ
	دوم ٹیم	گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ
	سوم ٹیم	تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
۴۔ میڈلے دوڑ:۔	اول ٹیم	ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴۔
	دوم ٹیم	ٹی آئی ہائی سکول ربوہ۔
	سوم ٹیم	اصلاح ہائی سکول چنیوٹ

(سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اشاعتِ اسلام کیلئے مالی قربانی کی ایک شاندار مثال

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست جناب ملک کرم الٰہی صاحب ایم۔اے۔ ایل۔ ایل بی ریٹائرڈ وکیٹ کے ذمہ مبلغ ۵۶۵/- روپیہ تحریک جدید کا سابقہ بقایا تھا اور اس سال کے وعدہ میں مبلغ ۳۰۰/- روپیہ اُن کے ذمہ واجب الادا تھے (اس سال کا وعدہ ۵۰۰/- روپے کا تھا۔ جس میں سے مبلغ ۲۰۰/- روپیہ انہوں نے اس ماہ میں پہلے ادا کئے ہیں) خاکسار نے پریذیڈنٹ حلقہ کو دو اور معزز دوستوں کے ساتھ ان کی خدمت میں وصولی کی غرض سے بھجوایا۔ چنانچہ محترم ملک صاحب نے آج نمازِ جمعہ (مؤرخہ ۲۳/۱۰/۵۹) سے قبل بفضلہ تعالیٰ ۸۶۵/- روپے نقد ادا کر دئیے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایسے مجاہد تحریک جدید کو جس کے ذمہ تاحال بقایا سال گزشتہ یا سال رواں واجب الادا ہے جلد سے جلد سو فیصدی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہٗ بیتاً فی الجنۃ

ممالکِ بیرون میں تعمیرِ مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) بڑے تاجر۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) ملازمین ہر سال جو سالانہ ترقی ملے انہیں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲۴ دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) صناع مستری لوہار درزی بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر شادی پر بیٹی بیٹے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیش کردہ:۔ وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

جماعت احمدیہ کراچی کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کراچی محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مبلغ بورنیو کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور آپ کے پسماندگان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دست بدعا ہے۔ مولا کریم اپنے فضل اور رحم کے ساتھ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ انعامات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

محترم مولانا غلام حسین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے میدان جہاد میں شہادت کا جام پی کر اعلیٰ درجہ کی قربانی کا نمونہ احمدیہ جماعت کے لئے قائم کیا ہے۔ بلاشبہ ان کی یہ قربانی پھل لائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے بہترین ثمرات (ص)

(ص) پیدا فرمائے گا۔

دعا ہے کہ مولا کریم ہم سب کو بھی مولانا مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(شمیم احمد۔ جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی)

شکستہ متروکہ عمارتوں کی قیمت میں مناسب کمی ہو سکے گی

چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا کا اعلان

لاہور ۳ نومبر چیف سیٹلمنٹ کمشنر پاکستان سید ہاشم رضا نے کل بتایا کہ جو عمارتیں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد بارشوں اور سیلابوں کی وجہ سے شکستہ ہو گئی ہیں۔ ان کی قیمتوں میں مناسب کمی کے مطالبہ پر بھی غور کیا جائے گا۔

سید ہاشم رضا کل شام ایک نشری تقریر کے ذریعے بحالیات سے متعلق حکومت کے اقدامات کی وضاحت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی درخواستوں پر سفارشات روانہ کرنے سے پہلے سیٹلمنٹ سے متعلق انجینئر اور ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنران کا مکمل جائزہ لیں گے اور فیصلہ کرنے سے پہلے ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر بذات خود ان عمارتوں کا معائنہ کریں گے۔ اور اپنی رائے کا اظہار تحریری طور پر کریں گے تاکہ قیمتوں میں رعایت کی بے بنیاد درخواستیں نہ دی جا سکیں۔ انہوں نے عوام سے بھی اپیل کی کہ وہ ایسی رعایت کے لئے جھوٹی اور بے بنیاد درخواستیں دینے سے احتراز کریں۔

متروکہ جائیدادوں کے تصفیہ کا ذکر کرتے ہوئے چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے بتایا کہ مغربی پاکستان اور کراچی میں اب تک تقریباً چالیس ہزار دکانیں اور مکان دعویداروں اور غیر دعویداروں کو منتقل کئے جا چکے ہیں۔ دس ہزار روپے سے کم کی قیمت کے مکانوں کے لئے جن مقامی اشخاص نے درخواستیں دی ہیں ان کا بھی تصفیہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا مقامی اشخاص کو متروکہ دکانوں کے حقوق منتقل کرانے کا حق نہیں دیا جائے گا۔

چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی نشری تقریر کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

سید ہاشم رضا نے کہا اکتوبر کے تیسرے ہفتہ میں وزیر آبادکاری لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کے ہمراہ میں نے مغربی پاکستان کے علاقوں میں ۷۰۰ میل کی مسافت طے کی جس کا مقصد سیٹلمنٹ کے کام کا جائزہ لینا اور سیٹلمنٹ کی رفتار کو تیز تر کرنا تھا جو کچھ مشاہدہ میں آیا۔ اس کی بنا پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پشاور ڈویژن ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن کوئٹہ۔ ڈویژن۔ قلات ڈویژن خیرپور ڈویژن اور بہاولپور ڈویژن میں کام کی رفتار خاطر خواہ ہے۔ ملتان ڈویژن اور راولپنڈی ڈویژن میں اسے اور تیز ہونا چاہیے لیکن لاہور اور کراچی میں ابھی کافی کام باقی ہے جس کی تکمیل کے لئے زیادہ عملہ کی بھی ضرورت ہے چنانچہ عملہ کی کمی پوری کی جا رہی ہے۔ میں اپنے محکمے کے کارکنوں کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اب تک محنت اور تندہی سے کام کیا ہے۔

آپ نے کہا میں نے اپنی گذشتہ تقریر میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا تھا کہ بہت سے دعویدار ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کی طرف سے نوٹس ملنے پر بھی منتقلی کی دستاویزات حاصل کرنے میں تساہل سے کام لیتے ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر طریق کار میں تبدیلی کرنا پڑی ہے اب نوٹس کے اجراء کے پندرہ دن بعد درخواست دہندہ کے جواب کا مزید انتظار کئے بغیر اس کے نام ڈاک کے ذریعہ منتقلی کی عارضی دستاویزات روانہ کر دی جائیں گی۔ اس نوٹس میں متعلقہ مکان یا دکان کی قیمت مندرج ہو گی۔ اگر یہ قیمت درخواست دہندہ کے کلیم کی قیمت سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ بقیہ کی قسطیں ادا کرنے سے معذور ہے تو اسے چاہیئے کہ پندرہ دن کے اندر اندر اپنے حلقہ کے ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کو مطلع کر دے کہ اسے اس قیمت پر مکان یا دکان کی منتقلی منظور نہیں۔ اگر ایسی کوئی اطلاع وقت مقررہ کے اندر نہ آئی تو پھر منتقلی کی کارروائی پوری کر دی جائے گی۔ اور مکان یا دکان کی باقی قیمت قانون معاوضہ کی دفعات کے مطابق مقررہ قسطوں میں وصول کی جائے گی۔ سید ہاشم رضا نے کہا متروکہ مکانوں اور دکانوں کی منتقلی کے لئے بطور چیف سیٹلمنٹ کمشنر جو اختیارات مجھے حاصل ہیں۔ ان میں سے بیشتر میں نے مغربی پاکستان اور کراچی کے سیٹلمنٹ کمشنروں، ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنروں اور ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کو تفویض کر دیئے ہیں۔ تاکہ جائیدادوں کی منتقلی کے کام میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اس وقت تک مغربی پاکستان اور کراچی میں تقریباً ۴۰ ہزار متروکہ مکانات اور دکانیں منتقل کی جا چکی ہیں۔

مراعات

آپ نے کہا۔ متروکہ جائیدادوں کی منتقلی کے لئے قیمت ادا کرنے کے سلسلہ میں حکومت کی طرف سے غیر دعویداروں اور مقامی اشخاص کو دعویداروں سے اشتراک کرنے کی بعض اہم مراعات دی گئی ہیں۔ اس جگہ اس امر کی وضاحت ضروری ہے۔ کہ دعویداروں کے نام جو جائیدادیں منتقل ہوں گی۔ ان کی قیمت کی ادائیگی کے لئے وہ غیر دعویدار یا مقامی حضرات کو شریک نہیں کر سکیں گے۔ البتہ دعویدار دوسرے دعویداروں کو شریک کر سکتے ہیں۔ اور ان کی معاوضہ کی کتابوں سے قیمت ادا کر سکتے ہیں۔

غیر قابض دعویدار

آپ نے کہا جن دعویداروں کے پاس اب تک کوئی مکان نہیں۔ ان کے لئے متروکہ مکانات کی نشاندہی کی سکیم نافذ کر دی گئی ہے۔ جس کے تحت فہرست (ا) میں آنے والے مکانات پاکستان گزٹ کی ۲۳ر اکتوبر کی اشاعت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان مکانات کا سالانہ کرایہ ۱۹۴۷ء میں ۸۰۰ روپیہ سالانہ سے زائد تھا۔ دعویداروں کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے معاوضہ کی رقم سے دوگنی قیمت والے مکانات کے لئے درخواستیں دے سکیں۔ اگر ایک مکان کے لئے صرف ایک درخواست آئی تو دعویدار کو مکان منتقل کر دیا جائیگا۔ اور اگر ایک سے زائد درخواستیں آئیں۔ تو فیصلہ قرعہ اندازی سے ہو گا۔ آپ نے کہا۔ مغربی پاکستان اور کراچی کے ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر فہرست (ب) کی زد میں آنے والے مکانات کی فہرست عنقریب گزٹ میں شائع کر دینگے ان مکانات کا سالانہ کرایہ ۲۶۱ روپے سے لے کر ۸۰۰ روپے تک ہو گا۔ فہرست (ج) کی زد میں آنے والے مکانات کی فہرستیں بھی نومبر میں شائع کر دی جائیں گی یہ وہ مکانات ہیں۔ جن کا سالانہ کرایہ ۲۶۱ روپے سے کم ہے۔ یعنی ۳۰ روپے ماہوار سے زائد نہیں سید ہاشم رضا نے کہا اگر ہماری شائع کردہ فہرستوں میں وہ مکان شامل نہ ہوں جنہیں قانون کی رُو سے شامل ہونا چاہیئے۔ تو دعویدار حضرات ہمیں مطلع کر سکتے ہیں۔ تاکہ آئندہ چھپنے والی فہرستوں میں انہیں شامل کیا جا سکے۔ آپ نے کہا ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کو ہدایت جاری کر دی گئی ہیں۔ کہ اگر کوئی متروکہ جائیداد ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد بارش اور سیلاب کی زد میں آ کر شکستہ ہو گئی ہو۔ اور اگر سیٹلمنٹ سکیم کے پیراگراف ۲۵ کے تحت کسی ایسی شکستہ جائیداد کی قیمت میں مناسب کمی کا مطالبہ کیا جائے۔ تو وہ ایسی جائیداد کے معائنہ کے لئے سیٹلمنٹ کے متعلقہ انجینئروں کی طرف رجوع کریں۔ جو عمارت کے نقصان کا تخمینہ لگا کر اپنی سفارشات ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کو روانہ کریں گے۔ اور ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنروں کی خدمت میں اپنی سفارشات پیش کرنے سے قبل خود بھی ان عمارتوں کا معائنہ کریں گے۔ میں نے انہیں تاکید کر دی ہے۔ کہ اگر ان کی نظر میں شکستہ متروکہ عمارت کی قیمت میں رعایت دینا ضروری ہو تو وہ اس کے متعلق تحریری رائے کا اظہار کریں تاکہ اس بات کا ثبوت بہم پہنچ سکے۔ کہ حکام نے اس قسم کے معاملات کی بذات خود جانچ پڑتال کی ہے

خیال رہے

آپ نے کہا میں نے دکانوں اور مکانوں کے ان قابضین سے بھی ۱۰ر نومبر تک منتقلی کے لئے درخواستیں طلب کر لی ہیں۔ جن کے پاس الاٹمنٹ آرڈر موجود نہیں ہیں۔ مگر جو ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۸ء یا اس سے بیشتر سے ایسی متروکہ غیر متنازعہ جائیدادوں پر قابض چلے آ رہے ہیں۔ جو کسی اور شخص کے نام الاٹ نہیں ہیں۔ ایسے درخواست گزار اقرار نامہ استحقاق پیش کریں گے۔ جس میں اس بات کی وضاحت ہونی چاہیئے۔ کہ درخواست گزار نے اپنی مقبوضہ جائیداد سے متعلق تمام سرکاری واجبات ادا کر دیئے ہیں۔ یا دعویدار کی ہونے کی صورت میں وہ اس بات پر رضامند ہیں کہ یہ ... واجبات ان کی معاوضہ کی کتاب سے وضع کر لئے جائیں۔

آپ نے کہا جن حضرات کے پاس الاٹمنٹ آرڈر ہیں۔ مگر وہ قبل ازیں کسی وجہ سے اپنی مقبوضہ جائیداد کی منتقلی کے لئے درخواست نہیں دے سکے تھے۔ انہیں بھی درخواست دینے کا ایک اور موقع فراہم کیا گیا ہے غیر دعویدار حضرات کے اقرار نامے اسی صورت میں داخل کرائیں گے۔ کہ انہوں نے ۳۰ر ستمبر ۱۹۵۹ء تک سرکاری واجبات ادا کر دیئے ہوں۔ اور صرف اسی صورت میں انہیں اپنی مقبوضہ متروکہ جائیداد کے لئے درخواست دینے کا حق پہنچتا ہے۔ دعویدار حضرات سے ان کے منظور شدہ کلیم سے شیڈول ۲۶ کے تحت ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۸ء تک کرایہ اور دیگر واجبات وصول کر لئے جائیں گے۔

درخواست دعا مکرم ملک غلام فرید صاحب جو تفسیر القرآن انگریزی کا کام کر رہے ہیں۔ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ملک محمد شفیع نوشہروی
دارالرحمت ربوہ)

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

اس لئے نہایت ضروری ہے کہ انصار اللہ کی مجالس زیادہ سے زیادہ آپس میں ملاقات کے مواقع پیدا کریں۔ اسی غرض سے ہر سال مرکز میں عام اجتماع کی بنیاد رکھی گئی ہے یہاں مختلف اضلاع اور مختلف دور افتادہ مقامات کے رہنے والے صحابہ اور بزرگ جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے مل کر اپنے تاثرات اور فیوض کا لین دین کرتے ہیں۔ دوسروں کی سنتے اور اپنی سناتے ہیں اس طرح باہم تبادلہ خیالات سے برکت اور فیض حاصل کرتے ہیں جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مثال دی ہے کہ جس طرح تھوڑی چھریوں کو ایک دوسری سے اس لئے رگڑتا ہے کہ دونوں زیادہ تیز ہو جائیں۔ اسی طرح مومنوں کی ملاقات سے باہمی برکات کا اضافہ ہوتا ہے۔

مرکز میں سالانہ اجتماع کا یہ عظیم فائدہ ہے تاہم اس کے علاوہ بھی بڑے بڑے فوائد ہیں۔ ان میں سے یہ فائدہ نہایت اہم ہے کہ اجتماع میں شامل ہونے والے جو برکات اپنے ساتھ لے جاتے ہیں ان کو آگے پھیلائیں گے۔ اور جو مثالی مقام اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اس سے دوسروں کو بھی فیضیاب کریں گے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ کا امسال اجتماع پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر نہایت کامیاب رہا ہے۔ پہلے سے بہت زیادہ مجالس اور نمائندگی رہی ہے۔ جہاں تک حسن انتظام کا تعلق ہے یقیناً ہر رکن اپنے دل میں منتظمین کے متعلق ایک نہایت گہرا تشکر کا جذبہ لے کر واپس ہوا ہے اللھم زد فزد۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں! (مینجر)

ربوہ میں ہائی سکولوں کے ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ کے اختتام پر

تقسیم انعامات کا عظیم الشان جلسہ

تقسیم انعامات کی رسم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ادا فرمائی

ربوہ ۴ نومبر۔ جیسا کہ قبل ازیں اختصار کے ساتھ خبر شائع ہو چکی ہے مورخہ ۲ نومبر ۵۹ء کو ہائی سکولوں کے ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ کے اختتام پر تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی زیر صدارت منعقد ہوا ہے۔ اس میں شرکت کے لئے لالیاں اور چنیوٹ کے متعدد ہائی سکولوں کے طلباء اور اساتذہ نیز ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کے ممبران جھنگ اور ضلع کے دوسرے علاقوں سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ضلع جھنگ کے جملہ ہائی سکولوں کا یہ سالانہ ٹورنامنٹ امسال ۲۵ اکتوبر سے ۱؍ نومبر تک ربوہ میں منعقد ہوا تھا۔ جلسہ تقسیم انعامات کی کارروائی چار بجے سہ پہر کے بعد تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک طالب علم نے کی۔ بعد ازاں ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کی طرف سے محترم میاں صاحب موصوف کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا جو ایسوسی ایشن کے سیکرٹری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ سپاسنامہ میں انہوں نے اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ ایسوسی ایشن نے امسال ضلع بھر کے سکولوں کا سالانہ ٹورنامنٹ ربوہ میں منعقد کرنے کا کیوں فیصلہ کیا کہا:۔

"بے شک یہ ایک عمدہ انتخاب تھا۔ ربوہ نہ صرف اہالیان ربوہ کی پیہم تگ و دو اور عزم و عمل کی بولتی تصویر ہے بلکہ یہاں کے رہنے والوں کے علمی ذوق اور تعلیمی شوق کا آئینہ دار ہے۔ اس لحاظ سے ہم محکمہ تعلیم کے کارکنوں کے لئے جن کا اوڑھنا بچھونا تعلیم ہے۔ ربوہ ایک موزوں مقام ہے۔ ربوہ کے تعلیمی کارکنان نے ٹورنامنٹ کے انتظامات کے سلسلہ میں ہمیں مناسب سہولتیں بہم پہنچائی ہیں جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں"

بعد ازاں ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کی درخواست پر محترم میاں صاحب موصوف نے ضلع بھر کی کامیاب ٹیموں اور اول و دوم رہنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ٹیموں اور کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کرتے جاتے تھے۔ اور ٹیموں کے کیپٹن اور کھلاڑی باری باری آکر محترم میاں صاحب موصوف سے انعامات حاصل کرتے تھے۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم میاں صاحب موصوف نے طلبہ اور جملہ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کی کامیابی پر مبارکباد دی اور یہ جلسہ قومی ترانے پر اختتام پذیر ہوا۔ جسے جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر پورے احترام سے سنا۔

اس ٹورنامنٹ کے مختلف مقابلوں میں جو ٹیمیں اول آئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

کرکٹ:۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

فٹ بال:۔ " " "

ہاکی:۔ اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ

اتھلیٹکس:۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ

کبڈی:۔ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر۔

والی بال:۔ " " " "

رسہ کشی:۔ ڈی۔بی ہائی سکول لالیاں۔

ڈسٹرکٹ چیمپین شپ: تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع کے ضروری کوائف (بقیہ صفحہ ۵)

اس طرح ایجنڈے میں درج شدہ شعبہ جات اعتماد، تعلیم اور خدمت خلق کے متعلق جملہ تجاویز پر غور و فکر اور مناسب فیصلوں کے بعد مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس اگلے روز تک ملتوی ہو گیا۔

تیسرا اور آخری اجلاس

مجلس شوریٰ کا تیسرا اور آخری اجلاس مورخہ ۲۵ اکتوبر کو محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت اور نظم کے بعد سب کمیٹی شعبہ مال کی رپورٹ زیر غور آئی۔ جس نے ایجنڈہ کی تجاویز نمبر ۷ اور نمبر ۸ کے متعلق اپنی سفارشات پیش کی تھیں۔

تجویز نمبر ۷:۔ ۱۹۵۶ء میں شوریٰ نے ۱۹۵۶-۵۷ء کے دوران پانچ ہزار روپیہ بطور ریزرو فنڈ جمع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تجویز نمبر ۷ کے تحت مہتمم صاحب مال مرکزیہ نے شوریٰ سے درخواست کی تھی کہ چونکہ یہ رقم ابھی تک جمع نہیں ہو سکی ہے اس لئے اسے مزید ایک سال کے لئے جاری رکھا جائے۔

سب کمیٹی اصل تجویز منظور کرنے کے حق میں تھی۔ لیکن مجلس کراچی کے نمائندے نے اس سے اختلاف کا اظہار کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ میں یہ تجویز منظور کئے جانے پر زور دیا:۔

"۱۹۵۶ء میں شوریٰ میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ سال ۱۹۵۶-۵۷ء میں پانچ ہزار روپیہ بطور ریزرو فنڈ جمع کیا جائے۔ چونکہ یہ رقم ابھی تک جمع نہیں ہوئی اس لئے درخواست کی جاتی ہے کہ یہ رقم صرف بقایا دار مجالس سے وصول کر کے جمع کر لی جائے"

شوریٰ کی اکثریت نے مندرجہ بالا ترمیم کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ چنانچہ یہ تجویز مندرجہ بالا ترمیم شدہ صورت میں منظور کر لی گئی۔

تجویز نمبر ۸:۔ یہ تجویز بجٹ آمد و خرچ بابت ۱۹۵۹-۶۰ء پر مشتمل تھی۔ جس میں ۶۷۸۲۳/- روپے کی آمد اور اتنی ہی رقم کے اخراجات کا تخمینہ پیش کیا گیا تھا۔ سب کمیٹی نے مجوزہ بجٹ مجموعی لحاظ سے منظور کرنے کی سفارش کی۔ لیکن شوریٰ کے اجلاس میں مہتمم صاحبان مرکزیہ کے دوروں کو مجالس کی بیداری کے لئے ضروری قرار دیا گیا اور ان کے سفر کے لئے ۲۵۰۰/- روپے کی رقم ضروری قرار دی گئی۔ چونکہ زیر بحث بجٹ میں گنجائش نہ تھی اس لئے آمد چندہ مجالس میں ۲۵۰۰/- روپے کی رقم بڑھا کر اس میں سے ضلع وار نظام اور علاقائی نظام کا حصہ وضع کرنے کے بعد بقیہ رقم کو سفر خرچ میں شامل کرنے کی منظوری دی گئی۔ اس ترمیم کے ساتھ بجٹ متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اس طرح ایجنڈے کی جملہ تجاویز پر غور و فکر اور ضروری مشورے کے بعد خدام الاحمدیہ کی تیرھویں مجلس شوریٰ کا تیسرا اور آخری اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے بھائی مکرم محمد احمد صاحب انور بی اے فزیکل ایجوکیشن کی ٹریننگ کے سلسلہ میں گورنمنٹ کالج والٹن میں داخل ہیں۔ احباب و بزرگان سلسلہ سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمود احمد سعید فاضل واقف زندگی
دفتر وکیل التبشیر تحریک جدید
ربوہ

تحریک جدید کے نئے مالی سال کے اعلان پر

پہلے دن کے وعدے (بقیہ صفحہ اول)

کو بھی اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ ہم میں سے بہتوں کے والدین اور دیگر محسن عالم بالا میں منتظر ہوں گے کہ ہم ان کے احسانات کا بدلہ کیونکر ادا کرتے ہیں۔ پس حضور نے اپنے نیک نمونہ سے ظاہر فرما دیا ہے کہ تحریک جدید میں مرحومین کی طرف سے چندہ پیش کرنا ایصال ثواب کا ایک معین ذریعہ ہے۔ ہم سب کو اسے کما حقہٗ اپنانے کی ضرورت ہے۔

(باقی آئندہ)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)